Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۵

ٹیلیگرافک نمبر ۵۵۳

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم شنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۳۶	۱۸ تبلیغ ۱۳۴۶ ھش ۸ ذیقعدہ ۱۳۸۶ھ ۱۸ فروری ۱۹۶۷ء	جلد ۵۶/۲۱

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۷ فروری ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق باہر سے آمدہ کل کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے کی نسبت بہت بہتر ہے ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ۔

محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بخار اور زکام کی وجہ سے تا حال ناساز ہے ۔ گو پہلے کی نسبت قدرے افاقہ ہے ۔ لیکن کمزوری بہت زیادہ ہے ۔ احباب جماعت توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ محترمہ سیدہ موصوفہ کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے ۔ آمین

ربوہ ۱۷ فروری ۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو کل صبح ٹمپریچر ۱۰۰ تھا ۔ شام کو ۹۹ ہو گیا دن بھر طبیعت نسبتاً بہتر رہی ۔ لیکن آج صبح ہی سے ٹمپریچر ۱۰۰ ہے ۔ اور طبیعت بہت بے چین ہے ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔ آمین اَللّٰھُمَّ آمین ۔

مبلغ جرمنی مکرم جناب فضل الٰہی صاحب انوری مقیم فرانکفورٹ کی بچی ربوہ میں عرصہ سات سال سے ٹیپنکول اور زکام کی تکلیف میں مبتلا ہے ۔ بیماری پرانی اور شدت اختیار کر چکی ہے اور تکلیف ناقابل برداشت ہو رہی ہے ۔ احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنے مجاہد بھائی کی بچی کی صحت کے لئے دعا فرمائیں ۔

کارکنان جلسہ سالانہ کا جلسہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق جلسہ سالانہ کے کارکنوں کا جلسہ بجائے ۱۹ فروری کے ۲۶ فروری کو ۱/۲ ۱۰ بجے صبح ایوان محمود میں منعقد ہو گا جس میں حضور خود تشریف لا کر ہدایات سے سرفراز فرمائیں گے ۔ جملہ ناظمین ، منتظمین و کارکنان وقت مقررہ پر ایوان محمود میں پہنچ جائیں ۔ اور اپنے بیج ساتھ لائیں ۔ (افسر جلسہ سالانہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جب اللہ کے سوا انسان کا کوئی محبوب نہ رہے تو پھر اسے کوئی دکھ یا تکلیف ستا نہیں سکتی

یہ وہ مقام اور مرتبہ ہے جو ابدال اور قطبوں کو ملتا ہے

"یہ سچی بات ہے اور مسئلہ سمجھ میں آجاتی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ کے سوا انسان کا کوئی محبوب اور مقصود نہ رہے تو پھر کوئی دکھ یا تکلیف اسے ستا ہی نہیں سکتی ۔ یہ وہ مقام ہے جو ابدال اور قطبوں کو ملتا ہے ۔

آپ یہ خیال نہ کریں کہ ہم کب بتوں کی پرستش کرتے ہیں ۔ ہم بھی تو اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرتے ہیں ۔ یاد رکھو یہ تو ادنیٰ درجہ کی بات ہے کہ انسان بتوں کی پرستش نہ کرے ۔ ہندو لوگ جن کو حقائق کی کوئی خبر نہیں ۔ اب بتوں کی پرستش چھوڑ رہے ہیں ۔ معبود کا مفہوم اسی حد تک نہیں کہ انسان پرستی یا بت پرستی تک ہو ۔ اور بھی معبود ہیں ۔ اور یہی اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ ہوائے نفس اور ہوس بھی معبود ہیں جو شخص نفس پرستی کرتا ہے یا اپنی ہوا و ہوس کی اطاعت کرتا ہے اور اس کے لئے مرتا ہے وہ بھی بت پرست اور مشرک ہے ۔ یہ لا نفی جنس ہی نہیں کرتا بلکہ ہر قسم کے معبودوں کی نفی کرتا ہے خواہ وہ انفسی ہوں یا آفاقی ۔ خواہ وہ دل میں چھپے ہوئے بت ہیں یا ظاہری بت ہیں ۔ مثلاً ایک شخص بالکل اسباب ہی پر توکل کرتا ہے تو یہ بھی ایک قسم کا بت ہے ۔ اس قسم کی بت پرستی تپ دق کی طرح ہوتی ہے جو اندر ہی اندر ہلاک کر دیتا ہے ۔ موٹی قسم کے بت تو جھٹ پٹ پہچانے جاتے ہیں اور ان سے مخلصی حاصل کرنا بھی سہل ہے اور میں دیکھتا ہوں کہ لاکھوں ہزاروں انسان ان سے الگ ہو گئے اور ہو رہے ہیں ۔ یہ ملک جو ہندوؤں سے بھرا ہوا تھا کیا سب مسلمان ان میں سے ہی نہیں ہوئے ؟ پھر انہوں نے بت پرستی کو چھوڑا یا نہیں ؟ اور خود ہندوؤں میں بھی ایسے فرقے نکلتے آتے ہیں جو اب بت پرستی نہیں کرتے ۔ لیکن یہاں تک ہی بت پرستی کا مفہوم نہیں ہے ۔ یہ تو سچ ہے کہ موٹی بت پرستی چھوڑ دی ہے ۔ مگر ابھی تو ہزاروں بت انسان بغل میں لئے پھرتا ہے اور وہ لوگ بھی جو فلسفی اور منطقی کہلاتے ہیں وہ بھی ان کو اندر سے نہیں نکال سکتے ۔ اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے سوا یہ کیڑے اندر سے نکل نہیں سکتے ۔ یہ بہت ہی باریک کیڑے ہیں اور سب سے زیادہ ضرر اور نقصان انہی کا ہے ۔"

(ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد نہم صفحہ ۱۰۴-۱۰۵)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۸ فروری ۱۹۶۷ء

جلسہ سالانہ کا المنبر پر اثر

ہمارے جلسہ سالانہ کی کامیابی کا اندازہ اس سے بھی لگ سکتا ہے کہ ہفت روزہ "المنبر" پر اس کا غیر معمولی اثر ہوا ہے چنانچہ لکھتا ہے:-

"اس سال ربوہ کا جلسہ سالانہ ہوا تو حسب سابق ہی ہے مگر اس کے انداز نرالے تھے قادیانی امت کے موجودہ سربراہ اور ان کے "امیر المومنین" مرزا ناصر احمد نے ایک باقاعدہ "پریس کانفرنس" منعقد کی۔ اس میں شریک تمام اخباری نمائندوں کو مرزا محمود آنجہانی کی "تفسیر" کا ایک ایک نسخہ بھی دیا گیا۔ اور اس پریس کانفرنس میں جماعت احمدیہ کی سیاسی پالیسی واضح کی گئی۔

دوسری اہم بات اس مرتبہ یہ ظہور پذیر ہوئی ہے کہ سر ظفر اللہ خان کی اس تقریر کو بھی خوب شائع کیا گیا ہے۔ جس میں انہوں نے فرمایا: کہ "مسلمان ایک "خلیفہ" یا امیر کی زیر قیادت مجتمع اور متحد ہو جائیں"۔
(نوائے وقت ۳۰ جنوری ۱۹۶۷ء آخری صفحہ کالم ۵)

تیسری حیرت انگیز بات اس دفعہ یہ منصہ شہود پر آئی ہے کہ پاکستان کے قومی پریس نے اس سال جلسہ ربوہ اور وہاں کی تقریروں اور تصاویر کو غیر معمولی اہمیت دی ہے۔ یوں تو اکثر و بیشتر اخبارات نے جلسہ ربوہ کی خبریں شائع کی ہیں۔ لیکن خصوصیت کے ساتھ "نوائے وقت" میں خلیفہ ربوہ اور سر ظفر اللہ خاں کی تقاریر کو اچھالا گیا ہے۔ اور لائل پور کے عوام نے تو ایمان بالقادیانیت کا حق ادا کرنے کی پوری پوری کوشش کی ہے۔ اور سنا گیا ہے کہ عام پرچوں میں قادیانیوں کی تقاریر کے علاوہ ایک سپیشل ایڈیشن مرزا غلام احمد کی نبوت اور مرزا ناصر و محمود کی خلافت کے عظیم کارناموں کی تشہیر کے لئے شائع کیا گیا ہے۔ مگر ....؟

یہ حالات غیر معمولی ہیں اور ضرورت ہے کہ جو لوگ

الف۔ سیدنا محمد صلے اللہ علیہ وسلم بآبائنا ھو وامھاتنا صلے اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں

ب۔ پاکستان کو "اسلامی ریاست" دیکھنا چاہتے ہیں اور نظریہ پاکستان کو انہوں نے دیانتداری سے قبول کیا ہوا ہے۔

ج۔ اس مملکت خداداد کو "تقسیم در تقسیم" اور "مملکت در مملکت" سے بچانے کو اپنے مقاصد میں شامل سمجھتے ہیں۔

د۔ جن کا ایمان یہ ہے کہ اس امت کی خصوصیت کی اساس حضور ختم المرسلین بآبائنا ھو وامھاتنا صلے اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس اور حضور کی ختم نبوت پر ہے۔

ان سب حضرات کا دینی اخلاقی ملی اور سیاسی فرض یہ ہے کہ وہ ان حالات پر غور کریں اور سوچیں کہ جب سر ظفر اللہ خاں یہ فرماتے ہیں کہ "تاریخ اسلام اس امر کی بولتی ہوئی دلیل ہے۔ کہ مسلمان ہمیشہ اسی دور میں ترقی و خوشحالی سے ہمکنار رہے۔ جس دور میں ان پر کسی "طاقتور" "خلیفہ یا امیر کی حکومت تھی"
(نوائے وقت ۳۰ جنوری ۱۹۶۷ء)

تو ان کی مراد کیا ہے؟

کیا وہ اس امر کے قائل ہیں کہ

(۱) پوری دنیا میں جو مسلمان قوم آباد ہے وہ مرزا غلام احمد کو نبی نہ مان کر "مسلمان" رہی ہے؟

(۲) کیا ان کے نزدیک آج عالم اسلام میں کوئی بھی شخص مرزا ناصر احمد کے علاوہ مسلمانوں کا طاقتور خلیفہ یا امیر بن سکتا ہے؟

(۳) کیا یہ ممکن ہے کہ مرزا غلام احمد کی نبوت بشمول سر ظفر اللہ خاں و مرزا ناصر احمد- دنیا کے کسی مسلمان خلیفہ یا امیر کو اسلامی خلیفہ تسلیم کریں؟

کیا ان سوالات پر وہ اخبارات جنہوں نے ربوہ کے جلسہ کی روئیداد بڑے اہتمام سے شائع کی ہیں اور جنہوں نے اس موقعہ پر خفیہ خفیہ خاص نمبر شائع کئے ہیں — غور فرمائیں گے — اور وہ اہل ربوہ جو مسلمانوں کو اسلام کی تبلیغ اور مسلمانوں کے استحکام کے عنوان سے اپنے قریب لانا چاہتے ہیں۔ ان سوالات کا جواب عنایت فرمائیں گے۔ دیدہ باید"
(ہفت روزہ المنبر لائل پور ۳ فروری ۱۹۶۷ء)

باقی دیکھیں صفحہ ۶ پر

ہم احمدی جواں ہیں

ہم احمدی جواں ہیں — ملت کے باغباں ہیں
اسلام کی زباں ہیں — ایمان کا نشاں ہیں
قرآں کے ترجماں ہیں — کعبہ کے پاسباں ہیں
یثرب کے رازداں ہیں — شیدائے قادیاں ہیں
اللہ کا کارواں ہیں
ہم احمدی جواں ہیں

دنیا کے سب کنارے — گردوں کے چاند تارے
یہ دلربا نظارے — یہ نور کے منارے
کرتے ہیں کیا اشارے — سب ہو گئے ہمارے
اللہ ہے ہم کو پیارا — اللہ کے ہم ہیں پیارے
ہم وارثِ جناں ہیں
ہم احمدی جواں ہیں

صدق و صفا کا جینا — آبِ حیات پینا
طوفاں میں چل پڑا ہے — پھر نوح کا سفینہ
ہم ٹوٹنے نہ دیں گے — ایمان کا نگینہ
دل میں نہیں ہمارے — ہرگز کسی کا کینہ
ہمدرد و مہرباں ہیں
ہم احمدی جواں ہیں

ہم اپنا مال دیں گے — سب آن بان دیں گے
ہم مال و جان دیں گے — سارا جہان دیں گے
ہر اک وطن میں جا کر — اونچی اذان دیں گے
تیروں پہ تیر برسیں — ہم سینے تان دیں گے
مہدی کے پہلواں ہیں
ہم احمدی جواں ہیں

تنویر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیرونی ممالک میں تبلیغِ اسلام اور اس کے نتائج

تقریر محترم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر ـ برموقع جلسہ سالانہ

(۵)

غانا میں ہمارا مشن ۱۹۲۱ء میں قائم ہوا ـ پاکستانی مبلّغین کے علاوہ یہاں ایک کافی تعداد لوکل مبلّغین کی بھی کام کر رہی ہے ـ اس مشن کو یہ اہمیت حاصل ہے کہ پاکستان کے بعد سب سے بڑی جماعت پائی جاتی ہے جس میں خدا تعالیٰ کے فضل سے روز افزوں ترقی ہو رہی ہے ـ گزشتہ سال اس مشن کے ذریعہ ۳۸۰ افراد نے اسلام قبول کیا ـ دو نئی مساجد تعمیر ہوئیں اور پانچ نئے سکول جاری ہوئے ـ اب غانا میں سکولوں کی تعداد ۲۸ تک پہنچ گئی ہے ـ مساجد کی تعداد ۱۶۳ ہے ـ ایک نیا مشن ہاؤس بن رہا ہے اور اس وقت تکمیل کے آخری مراحل میں ہے ـ ۹ لاکھ روپے کے قریب اس مشن کا بجٹ ہے ـ اور ایک اخبار جاری ہے ـ

خدا تعالیٰ کے فضل سے سارے ملک میں احمدیہ مشن کا نہایت گہرا اثر ہے اور ملک کے ہر طبقہ کے لوگ جماعتِ احمدیہ کی اسلامی خدمات کے معترف ہیں ـ چنانچہ ایک موقع پر غانا پارلیمنٹ کے ڈپٹی سپیکر نے یہ بیان دیا:ـ

"یہ امر ہمارے مشاہدہ میں آیا ہے کہ اگر احمدیہ جماعت اسلام کے احیاء اور اس کی تعلیمات پر عمل کرنے کی جدوجہد نہ کرتی تو اسلام مادیات کے تھپیڑوں میں کبھی کا دب چکا ہوتا ـ میں چشم دید گواہ ہوں کہ سلسلہ احمدیہ کی مساعی کے نتیجہ میں اسلام دنیا کے مختلف ممالک میں سربلندی حاصل کر رہا ہے اور یہ کہنے میں مبالغہ نہ ہوگا کہ اس دور کی انسانی تاریخ کا سب سے اہم واقعہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ ہے"!

نائجیریا مشن ۱۹۲۱ء سے قائم ہے ـ اس مشن نے اسلامی تعلیم کے مختلف پہلوؤں پر کئی کتب اور پمفلٹ لاکھوں کی تعداد میں شائع کر کے ملک کے ہر طبقہ میں پھیلائے ہیں ـ حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرۃ طیبہ لائف آف محمدؐ کے نام سے انگریزی زبان میں تالیف فرمائی جسے آکسفورڈ یونیورسٹی پریس نے شائع کیا اور آج تک یہ کتاب مغربی افریقہ کے تمام سکولوں کے نصاب میں شامل ہے ـ انگریزی میں ہفتہ وار اخبار ٹرتھ بھی یہاں سے شائع ہوتا ہے ـ اسی طرح میڈیکل مشنری بھی اس ملک میں بھجوائے گئے ہیں ان کے ذریعہ بھی اسلام کی کامیاب تبلیغ ہو رہی ہے ـ

سیرالیون مشن نے ۲۱ سکول جاری کئے ہیں جن میں سے تین سیکنڈری سکول ہیں ـ ان کے علاوہ لائبیریا ـ آئیوری کوسٹ ـ اور گیمبیا میں مضبوط مشن قائم ہیں ـ گیمبیا کے سابق پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ مسٹر فخار احمد سنگھاٹے گورنر جنرل کے عہدہ پر فائز ہیں ـ

تراجم قرآنِ مجید

تبلیغ کا ایک بہت بڑا ذریعہ قرآنِ کریم کے مختلف زبانوں میں تراجم اور ان کی اشاعت ہے ـ چنانچہ اس وقت تک جماعت کی طرف سے قرآن کریم کی مکمل تفسیر انگریزی زبان میں شائع ہو چکی ہے ـ یہ تفسیر پانچ جلدوں میں تین ہزار صفحات پر پھیلی ہوئی ہے ـ اور علمی حلقوں میں اس کی بہت قبولیت ہو رہی ہے ـ

اس کے علاوہ اسی تفسیر کا خلاصہ بھی پریس میں چھپ رہا ہے ـ اس طرح ایک ہی جلد میں سارا قرآن مجید تفسیری نوٹوں کے ساتھ میسّر آ جائے گا ـ اور وہ لوگ جو بڑی تفسیر سے فائدہ اٹھا نہیں سکتے وہ اس سے فائدہ اٹھا لیں گے

اسی طرح قرآن مجید انگریزی کے تین ایڈیشن چھپ کر ختم ہو چکے ہیں ـ اور اب چوتھا ایڈیشن بھی تیار ہو گیا ہے اور اس ترجمہ کی مانگ اسقدر زیادہ ہے کہ کوئی دن ایسا نہیں ہوتا جبکہ اس کی مانگ کے خطوط نہ آتے ہوں ـ

اسی طرح ڈچ اور جرمن زبان میں بھی قرآن مجید کے تراجم دو مرتبہ شائع ہو چکے ہیں ـ اب ان کی بڑھتی ہوئی مانگ کے پیشِ نظر پاکستان میں شائع کرنے کی تجویز ہے ـ

اسی طرح مشرقی افریقہ کی سواحیلی زبان میں بھی ترجمہ چھپ چکا ہے ـ اب اس کے دوسرے ایڈیشن کی تیاری ہو رہی ہے ـ فرنچ زبان میں قرآن کریم کے ترجمہ پر نظرِ ثانی ہو چکی ہے ـ اب تفسیری نوٹس کا ترجمہ کروایا جا رہا ہے انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی یہ ترجمہ بھی چھپنے کے لئے پریس میں دے دیا جائے گا ـ

اس سلسلہ میں ایک خوشخبری بھی میں احباب جماعت کو سناتا ہوں کہ ڈینش زبان میں قرآن مجید کا مکمل ترجمہ ہو چکا ہے اور ہمارے مشن کی طرف سے اس کے سات پارے تفسیری نوٹس کے ساتھ بھی شائع ہو چکے تھے ـ اب یہ ترجمہ مکمل ہو کر شائع ہو چکا ہے ـ ترجمہ کے ساتھ تفسیری نوٹس بھی ہیں ـ انشاء اللہ فروری میں یہ ترجمہ مکمل ہو کر آ جائے گا ـ یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا فضل اور احسان ہے کہ وہ اپنے فضل سے تبلیغ کی راہوں میں آسانیاں پیدا کر رہا ہے ـ اس کے علاوہ روسی ـ سپینش ـ اٹالین زبانوں میں بھی تراجم تیار ہیں لیکن ابھی تک شائع نہیں ہوئے ـ افریقہ کی زبانوں میں سے فینٹی زبان میں ترجمہ مکمل ہو چکا ہے ـ اور پانچ پاروں پر نظرِ ثانی بھی کی جا چکی ہے ـ مینڈی زبان میں بھی قرآن کریم کے بیس پاروں کا ترجمہ ہو چکا ہے ـ یوروبا زبان میں بھی ترجمہ ہو رہا ہے ـ

مشرقی افریقہ کی زبانوں میں سے کِکویو اور لوہیا زبانوں میں تراجم تیار ہیں ـ

انڈونیشین زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ اور تفسیر دس پارے تک مکمل ہو چکی ہے اور بقیہ زیرِ ترجمہ ہے ـ انڈونیشین ترجمہ قرآن کی پہلی جلد چھپنی شروع ہو چکی ہے ـ تراجم قرآن کے علاوہ جو لٹریچر مرکز اور دیگر مشنوں کی طرف سے شائع ہوتا ہے اس کی تفصیل بیان کرنے کے لئے وقت نہیں ـ

گزشتہ سال دنیا کی یک صد لائبریریوں میں تفسیر القرآن انگریزی کے مکمل سیٹ بھجوائے گئے ـ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مشہور عالم کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی انگریزی زبان میں لنڈن میں ایک لاکھ کی تعداد میں چھپنا شروع ہو گئی ہے ـ

یوگنڈا (مشرقی افریقہ) کی زبان لوگنڈی میں قرآن مجید کے پانچ پاروں کا ترجمہ مختصر نوٹس کے ساتھ شائع کر دیا گیا ہے ـ اس ترجمہ پر وہاں کی اخبارات نے بھی بہت تبصرے لکھے ـ حکومت یوگنڈا کے سرکاری اخبار Omukulembeze نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا:ـ

"یوگنڈا کی تاریخ میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ ہم یہ خوش کن خبر اپنے قارئین تک پہنچا رہے ہیں کہ لوگنڈا زبان میں ترجمۃ القرآن کی پہلی جلد جو پانچ پاروں پر مشتمل ہے شائع ہو گئی ہے ـ مسلمانوں کی مدت سے یہ آرزو تھی کہ قرآن کریم کا ترجمہ انکی اپنی زبان میں شائع ہو تا وہ خدا کے مقدس کلام کو سمجھ سکیں اس ترجمہ کے ساتھ ایک حد تک ان کی ضرورت پوری ہو گئی ہے ـ ہمیں خوشی ہے کہ یوگنڈا احمدیہ مشن نے یہ مشکل کام اپنے ہاتھ میں لیا ـ"

(الفضل ۲ ـ جون ۱۹۶۰ء)

تعمیر مساجد

مساجد انسانی معاشرہ کے اندر بڑا ضروری کردار ادا کرتی ہیں ـ سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنے عہدِ خلافت میں قیام مساجد کی طرف بھی بہت توجہ دی ـ اس وقت تک جو مساجد مکمل ہو چکی ہیں ان کی تفصیل یہ ہے:ـ

امریکہ	۳	سوئٹزرلینڈ	۱
انگلستان	۱	جرمنی	۳
فلسطین	۱	ماریشس	۶
غانا	۱۶۳	ڈنمارک	۱
ہالینڈ	۱	نائیجیریا	۸
سیرالیون	۴۰	گیمبیا	۳
انڈونیشیا	۵۷	یوگنڈا	۱۰
شمالی بورنیو	۳	تنزانیہ	۹
سنگاپور	۱		

کُل ۳۲۰ مساجد ہیں ـ

نائیجیریا میں اس وقت چار مساجد اور زیرِ تعمیر ہیں ـ ڈنمارک میں احمدی بہنوں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے چندہ سے مسجد خدا کے فضل سے تکمیل کے آخری مراحل طے کر رہی ہے۔

یورپ، امریکہ اور افریقہ کے علاوہ انڈونیشیا، بورنیو، فجی اور ملایا میں جماعتِ احمدیہ کے مشن قائم ہیں۔ پاکستان اور افریقہ کو چھوڑ کر ہماری سب سے زیادہ جماعت انڈونیشیا میں ہے۔ یہاں ۷۵ مساجد ہیں پاکستانی مبلّغین کے علاوہ ۳۱ مقامی مبلغین بھی فریضۂ تبلیغ سرانجام دے رہے ہیں اور ان مقامی مبلّغین میں سے کئی قادیان آ کر دینی تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔ اب بھی ربوہ میں انڈونیشیا کے چھ طالب علم دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔

ہمارے تبلیغی نظام کا ایک حصّہ سکول اور کالج بھی ہیں۔ چنانچہ مشرق و مغرب میں جماعت نے اپنے تعلیمی ادارے بھی قائم کئے ہیں۔ مشرقی افریقہ میں یوگنڈا اور تنزانیہ میں سکول قائم ہیں۔ مغربی افریقہ میں غانا، نائیجیریا اور سیرالیون میں ہمارے سکولوں کی تعداد ۹۵ تک جا پہنچی ہے۔ غانا میں ایک مشنری کالج کا بھی اجراء کیا گیا ہے تاکہ تبلیغ کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے پیشِ نظر خود افریقنوں کو ہی تیار کیا جائے۔

جماعتِ احمدیہ کی تعلیمی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے سیرالیون کے وزیر رسل و رسائل آنریبل کانڈے بورے نے ایک موقع پر فرمایا:۔

"ایک بہت ہی قلیل عرصہ میں جماعتِ احمدیہ نے بڑے کارنامے کر دکھائے ہیں۔ تعلیم کے لحاظ سے بہت سے پرائمری سکولوں کے علاوہ سیکنڈری سکول بھی قائم ہیں۔ لوگوں کی خدمت کے لئے احمدی ڈاکٹر تشریف لا رہے ہیں اور لوگوں کی روحانی اصلاح کے لئے مبلّغین ملک کے تقریباً ہر حصّہ میں موجود ہیں۔"

(الفضل ۸ر فروری ۱۹۶۲ء)

مبلغین کی تبلیغی کوششوں اور سکولوں کے قیام کی وجہ سے جماعت کا اثر اور وقار دنیا کے ممالک میں بڑھ رہا ہے۔ بالخصوص افریقہ کے ممالک میں عیسائیت کے مقابلہ پر اسلام غالب آ رہا ہے۔

نومبر ۱۹۶۶ء میں مشرقی افریقہ کے تمام سکولوں کے سینئر کیمبرج کے سالانہ امتحان میں تاریخ کے پرچہ میں ایک سوال یہ بھی پوچھا گیا تھا اور یہ پرچہ انگلینڈ سے مرتب ہو کر آتا ہے کہ:۔

Describe the work and influence in east Africa of the Ahmadiyya Mission.

یعنی مشرقی افریقہ میں جماعتِ احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیاں اور ان کے اثرات بیان کریں۔؟

یہ مختصر سا خاکہ ان کوششوں کا ہے جو اسلام کی تبلیغ اور اس کی نشأۃِ ثانیہ کے استحکام کے لئے جماعتِ احمدیہ کی طرف سے کی جا رہی ہیں۔ اب سوال یہ ہے کہ کیا ہم اُن ذمّہ داریوں کو ادا کر رہے ہیں جو اس کے نتیجہ میں ہم پر عائد ہوتی ہیں۔ جب تک ہم میں سے ہر فرد اسلام کے دوبارہ احیاء کے لئے اپنے عمل سے اس کا ثبوت نہ دے گا ہم خدائی وعدوں کے پورا ہونے کے دن کو قریب لانے کی بجائے پیچھے ڈالنے والے نہ ہوں۔

تحریکِ جدید کی اہمیّت

تبلیغِ اسلام کا یہ سارا نظام جو ممالک بیرون میں قائم کیا جا رہا ہے اس کے اخراجات کا بوجھ صرف تحریکِ جدید کے چندوں پر ہے۔ گویا تحریکِ جدید بیرونی مشنوں کے لئے رگِ حیات کی حیثیت رکھتی ہے۔ پس جب تک ہم تحریکِ جدید کو مضبوط نہیں کریں گے ظاہر ہے اس وقت تک ہمارا تبلیغی نظام بھی مضبوط نہیں ہو سکتا۔ اس وقت دنیا کا بہت بڑا حصّہ ایسا ہے جہاں ہم اپنی مالی مجبوریوں کے پیشِ نظر تبلیغِ اسلام کے کام کو شروع نہیں کر سکتے۔ کام کے لئے صرف روپیہ ہی نہیں بلکہ خدمتِ دین کا جذبہ رکھنے والے اور اپنے وقت اور خداداد طاقتوں کی قربانی کرنے والے افراد کی بھی ضرورت ہے جو اپنی زندگیاں خدمتِ دین کے لئے وقف کریں۔ جماعت نے ابھی تک وقفِ زندگی کی تحریک کی طرف پوری توجہ نہیں دی اور بعض لوگوں کے دلوں میں یہ وساوس بھی پیدا ہوتے ہیں کہ وقف کر کے ہم گزارہ کیسے کریں گے تو وہ دنیا کمانے اور آرام کی زندگی گزارنے کو اسلام کی خدمت کی زندگی پر ترجیح دیتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ ایک درد بھرا پیغام شائع شدہ موجود ہے:۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مَیں نے ایک دوست کے بارہ میں عرض کیا کہ بعض ابتلاؤں کا اندیشہ ہو گیا ہے اور ہم و غم کا ان کے دل پر غالب آنے کا خوف ہے۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا:۔

"مَیں نے دعا تو بہت کی ہے اور التزاماً کرتا ہوں لیکن مجھے بھی یہ فکر رہتی ہے کہ ہر شخص دنیا کے غم و ہم میں گرفتار ہے۔ دین کے غم و ہم کا موقع انہیں کب ملے گا اگر اس زندگی میں مصائب کا آنا ضروری ہے اور ان کی زندگی کے محدود اوقات میں کوئی نہ کوئی وقت کسی حادثہ اور رنج کا نشانہ ہوتا ہے اگر اسی طرح ایک شخص کی روح دنیا کے بگڑے ہوئے معاملات کی فکر میں پیچ و تاب کھاتی رہے تو وہ وقتِ صافی اسے کب میسر آئے گا جبکہ اس کا سارا غم و ہم دین ہوگا۔ وہ جماعت جس نے بیعت میں اقرار کیا ہے کہ وہ دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے، وہ بھی اگر اسی دلدل میں دن رات پھنسے ہیں تو بتائیں وہ اس نازک عہد کے ایفاء کی طرف کب توجہ فرمائیں گے۔۔۔۔"

پھر فرماتے ہیں:۔

"کاش لوگوں کی سمجھ میں یہ بات آ جاتی کہ جس شخص کا تمام ہم و غم دین کے لئے ہوتا ہے اس کے دنیا کے ہم و غم کا اللہ تعالیٰ متکفّل و متولی ہو جاتا ہے۔۔۔ مَیں نے کبھی نہیں سُنا اور نہ کوئی کتاب گواہی دیتی ہے کہ کبھی کوئی نبی بھوکا مرا ہو یا اس کی اولاد دروازوں پر بھیک مانگتی پھرتی ہو۔ ہاں دنیا کے ملوک اور امراء اور اغنیاء کا یہ بُرا حال اکثر سُنا گیا ہے کہ ان کی اولاد نے دربدر ٹکڑے مانگے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی سنت مستمرہ ہے کہ کبھی کوئی کامل مومن بسترِ نرم سے خاکسترِ گرم پر نہیں بیٹھا اور نہ اس کی اولاد کو روزِ بد دیکھنا نصیب ہوا۔ اگر لوگ ان باتوں پر پختہ ایمان لے آئیں اور سچا اور پاک بھروسہ اللہ تعالیٰ پر کریں تو ہر قسم کی روحانی خودکشی اور دلی جلن سے رہائی پا جائیں۔۔۔۔۔۔ زندگی ناقابلِ اعتبار ہے۔ فرصت بہت کم ہے ہر ایک کو چاہئیے کہ دین کی فکر میں لگ جائے۔ اس سے بہتر نسخہ عمر بڑھانے اور برکت کا نہیں۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۳۹۱ تا ۳۹۲)

یہ امر بھی یاد رکھئے کہ ہم تحریکِ جدید کا چندہ اور اسلام کی خدمت کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنے سے ہی اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش نہیں ہو جاتے بلکہ اگر ہم اس دعوے میں سچے ہیں کہ اسلام ہی اس وقت نجات کا ذریعہ ہے تو ہمیں اپنی زندگیوں میں عمل سے اسلامی تعلیمات کی برتری ثابت کر کے دکھانا ہوگی۔ آج مغربی اقوام مادی لحاظ سے انتہائی ترقی کرنے کے باوجود آہستہ آہستہ مذہب کی طرف آ رہی ہیں۔ وہ یہ خوب سمجھنے لگ گئی ہیں کہ انہیں حقیقی سکون صرف مذہب اور روحانی اقدار کے ذریعہ ہی مل سکتا ہے۔

پس ہماری جماعت پر یہ بڑی بھاری ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم عمل کے میدان میں بھی اپنے آپ کو اسلام کا چلتا پھرتا نمونہ نظر آئیں اور اس طرح اسلام کی سچائی اور اس کی فوقیت کو دنیا پر ثابت کر دیں۔ تب وہ دن بھی آ جائے گا کہ دنیا میں ایک ہی معبود ہوگا اور ایک ہی مذہب یعنی اسلام۔ اور ساری دنیا محمّد صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں گرنا اپنے لئے فخر سمجھے گی۔

پس آؤ ہم اپنی ذمّہ داریوں کو سمجھیں اور اپنی کوتاہیوں سے خدائی بادشاہت کے قیام کو پیچھے نہ ڈالیں بلکہ قریب سے قریب تر لے آئیں اور یہی وہ خدائی بادشاہت ہے جس کے متعلق سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر یہ اعلان فرمایا کہ:۔

"اے تمام لوگو سُن رکھو کہ یہ اس کی پیشگوئی ہے جس نے زمین و آسمان بنایا وہ اپنی اس جماعت کو تمام ملکوں میں پھیلا دے گا اور حُجت اور برہان کی رو سے سب پر ان کو غلبہ بخشے گا۔ وہ دن آتے ہیں بلکہ قریب ہیں کہ دنیا میں صرف یہی ایک مذہب ہوگا جو عزّت کے ساتھ یاد کیا جائے گا۔ خدا اس مذہب اور اس سلسلہ میں نہایت درجہ اور فوق العادت برکت ڈالے گا۔ اور ہر ایک کو جو اس کے معدوم کرنے کا فکر رکھتا ہے نامراد رکھے گا اور یہ غلبہ ہمیشہ رہے گا یہاں تک کہ قیامت آ جائے گی۔"

(تذکرۃ الشہادتین صفحہ ۶۴-۶۵)

معاونینِ خاص تحریکِ جدید میں اضافہ

مکرم چوہدری رشید احمد صاحب صدر جماعتِ احمدیہ چک ۸۲ شمالی ضلع سرگودہا نے اپنا وعدہ مبلغ -/۲۷۱ روپے کو ایک ہزار تک بڑھا کر نیز اس کی ادائیگی بھی فرما کر معاونینِ خاص تحریکِ جدید میں شمولیت فرمائی ہے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ احباب ان کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ انکی قربانیوں کو قبول فرما کر ان کے مال و دولت اور اولاد میں برکت ڈالے۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ کے پچھترویں جلسہ سالانہ کی مختصر روداد

۲۸ جنوری ۱۹۶۷ء کا اجلاس اوّل

مورخہ ۲۸ جنوری ۱۹۶۷ء کا اجلاس اوّل جو بلحاظ ترتیب جلسہ سالانہ کا پانچواں اجلاس تھا صبح نو بجے محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب و بہاولپور منعقد ہوا۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا جو علی الترتیب مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مربی سلسلہ مقیم پشاور اور مکرم مولوی شریف احمد صاحب امینی نے کی۔

مسیحی عقائد جدید انکشافات کی روشنی میں

تلاوت قرآن مجید کے بعد سب سے پہلے محترم سید محمود احمد صاحب ناصر پروفیسر جامعہ احمدیہ نے "مسیحی عقائد پر جدید انکشافات کی روشنی میں" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے ایسے انکشافات پر روشنی ڈالی جو موجودہ زمانہ میں مسیحیوں کو اپنے عقائد چھوڑنے پر مجبور کر رہے ہیں۔

آپ نے واضح فرمایا کہ اس زمانہ کا سب سے اہم اور عظیم الشان اور جلیل المرتبت انکشاف تو وہی تھا جو کاسر الصلیب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر فرمایا اور وہ یہ کہ یورپ اور امریکہ کی زبردست طاقتوں کا معبود (یسوع مسیح) آسمان کی رفعتوں میں خدا کے ساتھ ہمنشیں نہیں بلکہ کشمیر کے شہر سرینگر کے محلہ خانیار کی مٹی کے نیچے مدفون ہے۔ حضور علیہ السلام نے قرآن مجید سے، احادیث نبویہ سے، مسیحیوں کی مسلمہ اناجیل سے قدیم مسیحی تحریرات سے، کشمیر کی پرانی تاریخ سے، ہندوؤں کی کتابوں سے، بدھ لٹریچر سے پرانے سکوں کی گواہی سے، طبابت کی کتابوں سے، عقلی قرائن سے، زبانی تواترات سے اور پھر خدا کے تازہ الہام سے ثابت فرمایا کہ مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ ان کے خدا نے ان کی دعا سنی اور ان کو ظالم یہود کے پنجہ سے رہائی بخشی۔ وہ صلیب سے بیہوشی کی حالت میں اتارے گئے اور صلیبی زخموں سے اچھا ہونے کے بعد یہود کے متفرق قبائل کو تبلیغ کرتے ہوئے فلسطین سے عراق گئے اور وہاں سے ایران ہوتے ہوئے افغانستان پہنچے اور بالآخر برصغیر ہند میں تشریف لائے اور بموجب حدیث نبوی ۱۲۰ سال کی عمر میں وفات پاکر کشمیر میں دفن ہوئے۔

اس سب سے اہم سب سے عظیم الشان اور جلیل المرتبت انکشاف کا ذکر کرنے کے بعد محترم سید محمود احمد صاحب ناصر نے واضح فرمایا کہ حضور علیہ السلام کے اس انکشاف کی تائید میں اور اس کے تتمہ کے طور پر وقتاً فوقتاً دنیا میں بڑے رفیع الشان انکشافات ہوتے رہے ہیں اور ہوتے رہتے ہیں کبھی طور سینا پر قدیم مسیحی خانقاہ سے مسیحیوں کی کتاب مقدس کا کوئی مروجہ نسخوں سے مختلف نسخہ نکل آتا ہے۔ کبھی فلسطین کے غاروں سے صحائف برآمد ہو جاتے ہیں۔ کبھی مصر کے پرانے قبرستان کچھ تحریرات اُگل دیتے ہیں کبھی افغانستان کے کھنڈر پرانے کتبات ظاہر کر دیتے ہیں۔ کبھی ترکی کی پرانی لائبریریوں کی چھان بین نہایت عجیب اور مفید مسودات کے ظہور کا باعث بنتی ہے اور یہ خدا کی تقدیر کے عین مطابق ہے کہ کوئی بھی نیا انکشاف ایسا نہیں ہوتا جس کو مسیحی اپنی تائید میں پیش کر سکیں بلکہ ہر نیا انکشاف ان کے لئے سراسیمگی کا باعث بنتا ہے اور ہر نئی چیز ان کو تاویل پر مجبور کرتی ہے۔

اس کے بعد آپ نے اپنی تقریر میں بائیبل کے ان متعدد قدیم نسخوں کا ذکر کیا جو مختلف مقامات سے دریافت ہوئے اور جو بائیبل کے مروجہ نسخہ سے مختلف پائے گئے۔ آپ نے بتایا کہ ان نسخوں کی دریافت کے بعد عیسائی دنیا کو تسلیم کرنا پڑا کہ جو متن چھاپہ خانہ کی ایجاد سے لے کر انیسویں صدی کے نصف آخر تک شائع ہوتے اور اصلی متن سمجھے جاتے رہے وہ انتہائی ناقص اور غلط تھے۔ چنانچہ ایسے پانچ قسم کے مسودات کی مدد سے عیسائیوں کی الہامی کتاب کو بار بار مرتب کرنے کی کوششیں ہوتی چلی آ رہی ہیں اور یہ حقیقت دن بدن روشن ہوتی چلی جا رہی ہے کہ ابتدائی عیسائیت اور ابتدائی نیا عہد نامہ ان مشرکانہ عقائد سے پاک تھا جو بعد میں ان میں راہ پا گئے۔

اب حالت یہ ہے کہ نئے عہد نامہ کا ہر نیا ایڈیشن اسلام سے اختلاف رکھنے والے مسیحی عقائد کا کمزور تر سہارا بنتا ہے اور ہر نیا زیر مروجہ مسیحی عقائد سے دور تر ہوتا جا رہا ہے۔ اس کے ثبوت میں آپ نے اناجیل کی متعدد آیات پیش کر کے ثابت کیا کہ نئے انکشافات کی رو سے تثلیث الوہیت مسیح اور مسیح کے آسمان پر اٹھائے جانے کے عقائد غلط ثابت ہو چکے ہیں اور اسی طرح نئے عہد نامہ کا ہر لحاظ سے محرف و مبدل ہونا اظہر من الشمس ہو چکا ہے۔

آخر میں آپ نے بحر مردار کے کنارے وادی قمران سے ۱۹۴۵ء یا ۱۹۴۷ء میں دریافت ہونے والے صحائف جو "صحائف قمران" کے نام سے موسوم کئے جاتے ہیں کا بھی ذکر کیا اور ان کی وجہ سے عیسائی عقائد کے بطلان اور مسیح علیہ السلام کے اصل حالات اور اصل تعلیم پر جو روشنی پڑتی ہے اس کو واضح فرمایا۔ آپ نے اس کے بعد منظر عام پر آنے والے بعض جدید ترین انکشافات پر بھی روشنی ڈالی جن سے ثابت ہوتا ہے کہ یہودی مسیح علیہ السلام سے قبل افغانستان وغیرہ میں آ چکے تھے اور آپ کا ان کھوئی ہوئی بھیڑوں کی تلاش میں ان علاقوں میں آنا ضروری تھا۔

مقام مسیح موعودؑ بزرگان امت کی نظر میں

بعدہٗ محترم مولانا قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ حال قائمقام ناظر اصلاح و ارشاد صدر انجمن احمدیہ پاکستان نے "مقام مسیح موعود بزرگان امت کی نظر میں" کے موضوع پر بہت ٹھوس پُر مغز اور معرکۃ الآراء تقریر فرمائی۔ آپ نے بہت واضح اور قطعی حوالہ جات کی رو سے ثابت کیا کہ علمائے امت آنے والے مسیح موعود کو ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی ہی مانتے ہیں اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کا دعویٰ بھی یہی ہے کہ آپ ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی ہیں۔ چنانچہ کوئی ایک بھی حدیث نبوی ایسی نہیں جو امتی نبی کی آمد میں روک ہو بر خلاف اس کے ایسی احادیث نبویہ موجود ہیں جن سے بالصراحت امتی نبی کی آمد کا امکان ثابت ہے۔

تقریر کا آغاز کرتے ہوئے محترم قاضی صاحب موصوف نے فرمایا ایک غلطی جس میں بعض لوگ دانستہ یا نادانستہ مبتلا ہیں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی نبوت سے تعلق رکھتی ہے۔ آپ نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں واضح فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ کا دعویٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں نبوت کا نہیں ہے بلکہ دعویٰ یہ ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور فیض کی برکت سے حضور علیہ السلام ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی ہیں اور بعینہٖ یہی وہ عقیدہ ہے جو علمائے امت مسیح موعود کے مرتبہ اور مقام کے متعلق رکھتے چلے آئے ہیں۔ چنانچہ علمائے امت تسلیم کرتے ہیں مسیح موعود ایک پہلو سے نبی اور ایک پہلو سے امتی ہوگا۔ اس کے ثبوت میں محترم قاضی صاحب موصوف نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ سے حضرت امام علی القاری جو فرقہ حنفیہ کے جید امام محدث اور فقیہہ ہیں کا یہ قول پیش کیا کہ مسیح کے نبی اور امتی ہونے میں کوئی منافات نہیں یعنی وہ امتی بھی ہوں گے اور نبی بھی۔ نیز آپ نے حضرت سید شاہ ولی اللہ محدث دہلوی مجدد صدی دوازدہم کا یہ قول بھی پیش کیا کہ مسیح میں سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار منعکس ہوں گے۔ اور وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسم جامع محمدی کی پوری تشریح اور دوسرا نسخہ ہوگا۔ گویا حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے مسیح موعود کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کامل ظل اور بروز قرار دیا۔ علمائے امت کے یہ اقوال پیش کرنے کے بعد محترم قاضی صاحب موصوف نے واضح فرمایا کہ جماعت احمدیہ حضرت بانی سلسلہ علیہ السلام کو مسیح موعود یقین کرتی ہے اور آپ کی اس سے زیادہ شان یا حیثیت نہیں مانتی کہ آپ نبی بھی ہیں اور امتی بھی اور مقام نبوت آپ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ظل ہو کر حاصل کیا۔ پس ہم میں اور علمائے امت میں صرف مسیح موعود کی تعیین میں اختلاف ہے۔ ان کی شان اور مرتبہ میں کوئی اختلاف نہیں۔ (باقی)

درخواست دعا

چند ماہ گزرے میرے بیٹے عزیز عبدالقادر سیکرٹری مال جماعت احمدیہ چنیوٹ کا بچہ ولادت کے وقت ضائع ہو گیا۔ ایک ماہ گزرا میرے بیٹے عزیز ناصر الدین کی کوئٹہ میں دو سالہ بچی اور اب ایک ماہ بعد عزیز کا دو ماہ کا لڑکا بھی فوت ہو گیا ہے۔ اور میری بہو کی بچے کی ولادت کے وقت سردی لگ جانے سے ایک ٹانگ بے حس ہو گئی ہوئی ہے۔ میں احباب جماعت سے دعا کا خواستگار ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے گھر پر رحم اور کرم فرمائے کہ پے در پے صدمات سے عاجز بندوں کا مجبوراً [illegible]

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ مساجد اور احمدی خواتین

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

اس سال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر میں نے اپنی بہنوں کے سامنے یہ بات پیش کی تھی کہ سنہ ۱۹۷۲ء کے جلسہ سالانہ پر جس مسجد کے چندہ کے لئے میں نے تحریک کی تھی۔ اس وقت اس کا اندازہ دو لاکھ روپے لگایا گیا تھا۔ بہنوں نے وعدے بھی اس کے مطابق پیش کئے اور الحمدللہ کہ ایک سال میں دو لاکھ کی رقم پوری بھی ہو گئی۔ لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ یہ اندازہ غلط تھا اور ہمیں اس مقصد کے لئے پانچ لاکھ روپے جمع کرنے پڑیں گے جلسہ سالانہ میں جن بہنوں نے شمولیت کی میری تحریک پر دوبارہ عدیم المثال قربانی کا مظاہرہ کیا۔ ایسی قربانی جس کی مثال دنیا کی اور کوئی قوم پیش نہیں کر سکتی۔ یہ صرف ایک زندہ قوم کی عورتوں کا ہی حصہ ہے۔ جلسہ سالانہ کے موقع پر ہی الحمدللہ ثم الحمدللہ ساڑھے نو ہزار سے زائد نقد وصول ہوا۔ بہنوں نے زیورات بھی پیش کئے اور بتیس ۳۲ ہزار کے قریب وعدہ جات لکھوائے۔ ۲ اور آٹھ فروری تک چار لاکھ تیرہ ہزار سات سو انتیس روپے کے وعدہ جات اور تین لاکھ چونتیس ہزار چھ سو چالیس روپے کی وصولی ہو چکی ہے۔ جلسہ سالانہ کے دنوں میں وقت کی تنگی کے باعث بہت سی مستورات چندہ نہ دے سکیں اور اپنا وعدہ نہ پیش کر سکیں اس لئے تمام لجنات کو چاہیئے کہ دوبارہ پوری کوشش کے ساتھ بہنوں سے وعدہ بھی لیں اور وصولی بھی کریں اور کوشش کریں کہ اس سال کے آخر تک پانچ لاکھ کی رقم پوری ہو جائے۔ جہاں لجنات قائم نہیں وہ اپنا وعدہ اور چندہ براہ راست بھجوا سکتی ہیں۔

(خاکسار مریم صدیقہ صدر لجنہ مرکزیہ)

تعمیر مسجد کیلئے زیورات کی پیشکش

احمدی مستورات کے نیک نمونے

ہمارے محسن اعظم حضرت اقدس خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں دین اسلام کی حفاظت کے لئے مستورات نے اپنے آقا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشاد مبارک پر اپنے عزیز زیورات اتار کر اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت بابرکت میں پیش کر دے۔

اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں احمدی مستورات بھی اشاعت اسلام کے لئے قرون اولیٰ کی سی قربانیوں کا نمونہ پیش کر رہی ہیں۔ چنانچہ ایک خانۂ خدا تعالیٰ کی تعمیر کے لئے حسب ذیل بہنوں کو اپنے قیمتی زیورات پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں کی اس قربانی کو شرف قبولیت بخشے۔ اور انہیں اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین۔

۲۴۱ - محترمہ مسلمہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول ربوہ — بالیاں طلائی ایک جوڑی

۳۴۱ - محترمہ بشریٰ نسیم صاحبہ اہلیہ طاہر نسیم صاحب لیکچرار گورنمنٹ کالج مظفر گڑھ — ٹاپس طلائی ایک جوڑی

۴۴۱ - زبیدہ بیگم صاحبہ چک ۸۳ ضلع سرگودھا — انگوٹھی طلائی ایک عدد

۵۴۱ - محترمہ امۃ الرحمان صاحبہ اہلیہ شیخ رشید احمد صاحب مرحوم پلیڈر — انگوٹھی طلائی ایک عدد

۶۴۱ - محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ اہلیہ ملک محمد افضل صاحب گھوگھیاٹ میانی ضلع سرگودھا — کانٹے طلائی ایک جوڑی

۷۴۱ - محترمہ اللہ رکھی صاحبہ اہلیہ ملک محمد احمد صاحب صدر لجنہ گھوگھیاٹ ضلع سرگودھا — کانٹے طلائی ایک جوڑی

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینجر)

دعائیہ فہرست چندہ تحریک جدید سال رواں

جماعت احمدیہ پاڑہ چنار

(مرسلہ مکرم محمد امین صاحب منیر سیکرٹری تحریک جدید)

۱- مکرم ڈاکٹر بشیر احمد صاحب مع لواحقین .. — ۴۶۰

۲- ״ محمد امین صاحب منیر مع اہلیہ صاحبہ .. — ۷۳

۳- ״ محمد اجمل صاحب .. — ۳۳

۴- ״ محمد یوسف صاحب .. — ۳۰

۵- ״ ڈاکٹر محمد زبیر صاحب مع دختران .. — ۳۰

جماعت احمدیہ کوہاٹ

(مرسلہ مکرم مختار احمد صاحب سیکرٹری تحریک جدید)

۱- مکرم چوہدری عبدالقادر صاحب .. — ۱۵۰

۲- ״ میجر عبدالقادر صاحب .. — ۲۰

۳- ״ مختار احمد صاحب مع اہلیہ صاحبہ (سیکرٹری تحریک جدید) .. — ۲۳

دس روپیہ سے کم چندہ دینے والے مکرم چوہدری منیر احمد صاحب مکرم قاضی سید احمد صاحب

جماعت احمدیہ گلگت

(مرسلہ مکرم فیاض احمد صاحب سیکرٹری مال)

۱- مکرم میجر حمید احمد صاحب کلیم مع لواحقین ۷۵ — ۲۷۷

۲- ״ مبارک احمد صاحب ہاشمی مع اہلیہ صاحبہ .. — ۲۲۰

۳- ״ مقبول احمد صاحب خلیل .. — ۲۱

۴- ״ ضیاء الدین احمد صاحب .. — ۱۰

لجنہ اماء اللہ مردان

(مرسلہ مکرمہ رضیہ ناصر صاحبہ جنرل سیکرٹری)

۱- مکرمہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالحمید صاحب .. — ۱۵

۲- ״ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم میجر افتخار احمد صاحب .. — ۲۰

۳- ״ رضیہ ناصر صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر احمد صاحب .. — ۲۱

۴- ״ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب مع لواحقین — ۲۵

دس روپیہ سے کم چندہ دینے والی بہنیں

مکرمہ اہلیہ محمد حسین صاحب۔ مکرمہ شمیم اختر صاحبہ اہلیہ عزیز احمد صاحب مکرمہ امۃ القیوم صاحبہ بنت چوہدری کمال الدین صاحب۔ مکرمہ امۃ الرحمن صاحبہ اہلیہ چوہدری کمال الدین صاحب۔ مکرمہ بشریٰ ذکریا صاحبہ۔ (وکالت مال اول)

(باقی)

المنبر (بقیہ صفحہ ۲)

آخر میں "المنبر" نے اہل ربوہ سے بھی جو طلب فرمایا ہے ہم ذیل میں جواب عرض کرتے ہیں جو باتیں آپ نے (الف) (ب) (ج) اور (د) میں فرمائی ہیں ان کے بارہ میں ہم سلسلہ وار عرض کرتے ہیں۔

احمدی خدا تعالیٰ کے فضل سے الف:- سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم بابانا ھو و امہاتنا صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔

ب:- پاکستان کو "اسلامی ریاست" دیکھنا چاہتے ہیں اور "نظریۂ پاکستان" کو انہوں نے دیانتداری سے قبول کیا ہوا ہے۔

ج:- اس مملکت خداداد کو "تقسیم در تقسیم" اور "مملکت در مملکت" سے بچانے کو اپنے مقاصد میں شامل سمجھتے ہیں۔

د:- ہن کا ایمان یہ ہے کہ امت کی اجتماعیت کی اساس حضور ختم المرسلین بابانا ھو و امہاتنا صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس اور حضور کی ختم نبوت پر ہے۔

ان سوالوں کا جواب جو (۱) (۲) (۳) کے زیر المنبر نے پوچھے ہیں۔ ان سوالوں کے جواب میں آجائے گا جو ہم یہ ترتیب (خود المنبر) سے ہی پوچھتے ہیں۔

(۱) کیا پوری دنیا میں آج جو مسلمان قوم ہے خود المنبر اسکو مسلمان سمجھتا ہے؟ المنبر کی فائلیں دیکھ کر جواب دیں

(۲) کیا المنبر کے نزدیک کوئی ایسا آج مسلمان ہے جو مسلمانوں کا متفقہ خلیفہ یا امیر بن سکتا ہے؟

(۳) یہ سوال نمبر ۲ میں شامل ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔ (۲) ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔ (۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۶۰۱:- میں برکت بی بی

ڈار۔ زوجہ اللہ دتہ صاحب ڈار قوم ڈار پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ ڈاک خانہ کوئٹہ ضلع کوئٹہ۔ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۷ر اکتوبر ۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری منقولہ جائداد حسب ذیل ہے۔

میری جائداد اس وقت سوائے طلائی کانٹے کے اور کوئی نہیں ہے۔ میرا حق مہر مبلغ پانچ صد روپے میرے خاوند کے ذمہ ہے جس کی ادائیگی کا ذمہ دار میرے خاوند اللہ دتہ صاحب ڈار ہیں قیمت طلائی کانٹے موجودہ نرخ کے حساب سے قریباً یک صد پچیس روپے ہے اور حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپے ہے کل رقم -/۶۲۵ روپے ہوتی ہے۔ میں اپنے زیورات اور حق مہر کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بعد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت مورخہ ۱۵ر اکتوبر ۱۹۶۶ء سے نافذ کی جائے۔

(شرط اول -/۲ روپے)

الامۃ:- برکت بی بی ڈار

گواہ شد:- اللہ دتہ ڈار خاوند موصیہ مکان ۳/۱-۷/۷ رامانند سٹریٹ کوئٹہ

گواہ شد:- فضل الٰہی ڈار کوئٹہ مکان ۳/۱-۷/۷ رامانند سٹریٹ کوئٹہ وصیت نمبر ۱۵۲۸۹۔

مسل نمبر ۱۸۶۰۲:- میں چوہدری محمد حسین

ولد چوہدری علی محمد قوم جٹ خلا۔ پیشہ صنعت کاری عمر ۳۵ سال تقریباً بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ ڈاک خانہ کوئٹہ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۲ر اکتوبر ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو کہ میری ملکیت ہے:-

میں اپنی اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کردوں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالے کر کے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ جائداد وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

ایک عدد کچا مکان دیہاتی ٹائپ جو کمرے پر مشتمل ہے اور اس کی قیمت قریباً آٹھ صد روپیہ ہے اور زمین اس کے مکان کے لئے میں نے گورنمنٹ سے پٹہ پر پچیس برس کے لئے لی ہوئی ہے۔ اور اس زمین کا ماہوار کرایہ میں مبلغ ۲ روپیہ ادا کرتا ہوں (ب) میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت مبلغ یک صد روپیہ ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری وصیت یکم نومبر ۱۹۶۶ء سے نافذ کی جائے۔ (شرط اول --۲ روپے)

العبد:- محمد حسین مستری سمبا احمدیہ شارع فاطمہ جناح کوئٹہ۔

گواہ شد:- مرزا محمد صادق گورنمنٹ کنٹریکٹر قائم مقام پریذیڈنٹ حلقہ اسلام آباد کوئٹہ بلوچستان۔

گواہ شد:- اللہ دتہ ڈار کوئٹہ ۳/۱-۷/۷ رامانند روڈ کوئٹہ۔

مسل نمبر ۱۸۶۰۳:- سیدہ سماۃ

جمیلہ قربان زوجہ سید قربان حسین شاہ قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۳۳ سال پیدائشی احمدی ساکن کوئٹہ ڈاک خانہ کوئٹہ ضلع کوئٹہ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸ر اگست ۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری جائداد منقولہ اس وقت ذیل ہے

طلائی زیور ۱۲ تولے مالیتی -/۲۲۶۲ روپے

سٹین سلائی مالیتی -/۱۰۰ روپے

حق مہر جو خاوند سے وصول کر چکی ہوں -/۲۰۰ روپے

میزان کل -/۲۴۸۷ روپے

جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت میں بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اور اقرار کرتی ہوں کہ وصیت کی منظوری کے فوراً بعد اپنی جملہ جائداد منقولہ مندرجہ بالا کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کر دوں گی نیز اس کے علاوہ اپنی زندگی میں جو جائداد پیدا کروں گی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر وصیت حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔ (شرط اول --۲ روپے)

الامۃ:- جمیلہ قربان اہلیہ سید قربان حسین شاہ انسپکٹر پولیس کوئٹہ

گواہ شد:- سید قربان حسین شاہ انسپکٹر پولیس خاوند موصیہ۔ کوئٹہ

گواہ شد:- خلیفہ عبدالرحمٰن قاضی جماعت احمدیہ کوئٹہ مکان ۴۰/۶-۷۔ ٹکڑ منڈی روڈ۔ کوئٹہ۔

مسل نمبر ۱۸۶۰۴:- میں عبدالمجید

ولد مولوی محمد علی قوم ارائیں پیشہ زراعت عمر ۲۶ سال بیعت ۱۹۵۰ء ساکن احاطہ ٹنگ چک ۵۷۶ ڈاک خانہ واربرٹن ضلع شیخوپورہ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ر ستمبر ۱۹۶۳ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں میرے والد محترم حیات ہیں۔ اور جملہ اراضی کے وہی مالک ہیں مگر میرا گزارہ ماہوار روپے جو مجھے زمیندارہ کے طور پر حاصل ہوتی ہے جو کہ اس وقت مبلغ یک صد روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد جو بھی ہوا کرے گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا بوقت وفات میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ (شرط اول ۵۰-۳ روپے)

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

العبد:- عبدالمجید ولد محمد علی۔ ساکن احاطہ بنگلہ چک نمبر ۵۷۶ ڈاک خانہ واربرٹن۔ ضلع شیخوپورہ۔

گواہ شد:- سید لال شاہ امیر جماعت آمبہ کرم پورہ۔ بمقام واربرٹن۔ ضلع شیخوپورہ

گواہ شد:- سید سعید احمد ولد سید لال شاہ صاحب وصیت نمبر ۹۲۷۸۔ منڈی واربرٹن ضلع شیخوپورہ۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

"فوری ضرورتوں پر کام آنے والے روپے کے سوا تمام روپیہ جو بنکوں میں دوستوں کا جمع ہے وہ بطور امانت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل ہونا چاہیئے"

افسر خزانہ

صدر انجمن احمدیہ ربوہ

صرف چھ روپے میں ماہنامہ انصار اللہ ربوہ جیسے بلند پایہ تربیتی رسالے کے بارہ ۱۲ شمارے حاصل کیجئے

قائد اشاعت مجلس (انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کے حضور میں عزت حاصل کرنے کا اصل طریق

خدا جس زمانہ میں جن چیزوں کی عزت کرنے کے لئے کہے ان کی عزت کی جائے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ الحج کی آیات ۳۱، ۳۲، ذٰلِکَ وَمَنْ یُّعَظِّمْ حُرُمٰتِ اللّٰہِ فَھُوَ خَیْرٌ لَّہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ ...... الخ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

فرماتا ہے۔ جو بھی اللہ تعالیٰ کے احکام کی عزت کرتا ہے اُس کو اُس کے ربّ کے پاس درجے ملتے ہیں۔ یعنی خدا کے حضور میں عزت حاصل کرنے کا اصل طریق یہ ہے کہ خدا جس زمانہ میں جن چیزوں کی عزت کرنے کے لئے کہے ان کی عزت کی جائے۔

پھر فرماتا ہے کہ چوپاؤں میں سے کچھ تم پر حلال کئے گئے ہیں مگر وہ چوپائے جو بتوں پر چڑھائے جاتے ہیں وہ تم پر حرام کئے گئے ہیں۔ ان سے بچو اور جھوٹ بھی مت بولو۔ یعنی جو بتوں کا اس طرح مشرکانہ طور پر قربان کرنا یہ ایک جھوٹ ہے اور شرک بھی مت کرو۔ کیونکہ خانہ کعبہ کی بنیاد دنیا کی سب قوموں کے جمع کرنے کے لئے اور ایک مذہب قائم کرنے کے لئے رکھی گئی تھی۔ اور سب قومیں صرف توحید پر ہی جمع ہو سکتی ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ توحید کو قبول کئے بغیر انسانی ذہن کبھی بھی الجھنوں اور پریشانیوں سے نجات نہیں پا سکتا چنانچہ واقعات بتاتے ہیں کہ جن لوگوں نے خدا تعالیٰ کی ہستی کو تسلیم کرنے سے انکار کیا وہ ہمیشہ الجھنوں اور پریشانیوں کے چکر میں ہی پھنسے رہے اور کبھی بھی حقیقی امن اور سکون ان کو نصیب نہیں ہوا۔ انسان جب اس دنیا کے پردہ پر پہلی مرتبہ ظاہر ہوا تو اس وقت سورج اسے ایک سنہری تھال نظر آتا تھا، چاند اسے ایک چمکدار ٹکیہ کی مانند دکھائی دیتا تھا۔ اور ستاروں میں سے کوئی اسے دانوں کے برابر، کوئی بیروں کے برابر اور کوئی اخروٹوں اور سیبوں کے برابر نظر آتا تھا اور زمین کی جھاڑیاں اور درخت اُسے سورج چاند اور ستاروں سے بھی بڑے معلوم ہوتے تھے۔ اس کے لئے یہ بات حیرت انگیز تھی کہ سینکڑوں میل دور جہاں تک اس کا ہاتھ نہیں پہنچ سکتا جہاں وہ پہاڑوں پر چڑھ کر بھی نہیں پہنچ سکتا ایک چھوٹی سی ٹکیہ نمودار ہو کر ساری دنیا کو روشن کر دیتی ہے۔ اور رات کے وقت ایک چھوٹی سی سفید تھالی ظاہر ہو کر سارے عالم کو چاندنی سے بھر دیتی ہے۔ ہزاروں ہزار ٹمٹمانے والے ستارے جوّ میں پھیل جاتے ہیں اور چمک چمک کر اس کی آنکھوں کو خیرہ کرتے ہیں اور اس کی نظر کے لئے ایک دلفریب نظارہ پیدا کرتے ہیں اور جب دن آتا ہے تو غائب ہو جاتے ہیں۔ یہ چیزیں اُسے ورطہ حیرت میں مبتلا رکھتیں۔ اگر خدا تعالیٰ کا ہاتھ ابتداء میں ہی اسے پکڑ کر سیدھا رستہ نہ دکھا دیتا۔ ہم دیکھتے ہیں گھر میں کوئی معمولی سا کھٹکا بھی ہوتا ہے تو گھر والے اٹھ کر تجسس شروع کر دیتے ہیں۔ کوئی کہتا ہے چھپکلی ہو گی۔ کوئی کہتا ہے چوہا ہو گا۔ کوئی کہتا ہے چور ہو گا۔ گویا ایک معمولی سا کھٹکا چھپکلی اور چوہے سے لے کر چور تک پہنچا دیا جاتا ہے ...... غرض ایک معمولی سا کھٹکا بھی جب انسان کو پریشان کر دیتا ہے تو ظاہر ہے کہ ایسے نظارے اُسے کس قدر حیران کر سکتے ہیں۔ مگر جونہی کہ انسانیت سن شعور کو پہنچی اللہ تعالیٰ نے اُس کے کان میں یہ آواز ڈال دی کہ میں تیرا اللہ ہوں اور جو کچھ تجھے نظر آتا ہے یہ سب میری مخلوق ہے جس طرح کہ تو مخلوق ہے۔ اور تو ایک دن مر کر میرے سامنے آنے والا ہے اور یہ سب چیزیں جو تجھے نظر آتی ہیں خواہ قریب ہوں یا بعید میں نے تیرے فائدہ اور تیری خدمت کے لئے پیدا کی ہیں اور سب تجھے نفع پہنچانے کے کاموں پر لگی ہوئی ہیں۔ اس آواز نے اسے کتنی پریشانیوں سے بچا لیا۔"

(تفسیر کبیر)

مجالس موصیان کا قیام اور ان کے صدر کا انتخاب

محترم امراء اضلاع صدر صاحبان اور مربیان سلسلہ کی فوری توجہ کیلئے

(محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل صدر مجلس کارپرداز مصالح بہشتی مقبرہ ربوہ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سالانہ جلسہ کے موقع پر مجالس موصیان اور ان کے فرائض کے بارہ میں مفصل اعلان فرمایا ہے۔ احباب جماعت اس طرف فوری توجہ فرمائیں۔ حضور ایدہ اللہ بنصرہ کے تازہ ارشادات کی روشنی میں مندرجہ ذیل مزید ہدایات کا اعلان کیا جاتا ہے:۔

۱۔ جس جگہ کم از کم دو موصی بھی ہوں وہاں بھی مجلس قائم کی جائے۔

۲۔ انتخاب صدر مجلس موصیان کے لئے کورم ۱/۲ ہے صرف بیمار و مسافر افراد معذور کا استثناء ہو گا۔ رپورٹ میں حاضرین کی تعداد درج کی جائے۔ بقایادار موصی بھی انتخاب میں رائے دیں گے مگر بطور صدر منتخب نہ ہونگے۔

۳۔ مجلس موصیان کا صدر منتخب کرا کے امیر جماعت یا پریذیڈنٹ صاحب اطلاع دیں گے۔ یہ اطلاع یا رپورٹ صدر مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ ربوہ کے نام بھیجی جائے۔ اس انتخاب کو بعد ازاں نظارت علیا کی وساطت سے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی منظوری کے لئے پیش کیا جائے گا۔

۴۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری کے بعد صدر مجلس موصیان مقامی مجلس عاملہ کا رکن بھی قرار پائے گا۔ مستورات کی مجلس موصیات کی صدر صاحبہ نائب صدر کہلائیں گی۔ ہر دو مجالس کی میٹنگ الگ الگ ہوا کرے گی تاکہ حضور ایدہ اللہ بنصرہ کے پروگرام کو عملی جامہ پہنایا جائے۔

۵۔ قیام مجالس موصیان اور انتخاب صدر کے لئے جماعتوں کے مقامی صدر صاحبان اور امراء صاحبان اضلاع اور مربیان سلسلہ احمدیہ ذمہ دار ہیں۔ زیادہ سے زیادہ تین ماہ کے اندر اندر یہ انتخابات مکمل ہونے لازمی ہیں۔

۶۔ اس سلسلہ میں ریکارڈ اور مزید کارروائی دفتر مقبرہ بہشتی ربوہ کے ذریعہ ہو گی۔

اعلان نکاح!

مکرم قاضی نعیم الدین احمد صاحب سابق مبلغ مشرقی افریقہ ابن مکرم محترم قاضی شریف الدین صاحب ہوشیارپوری ساکن کوئٹہ کا نکاح حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب جالندھری امیر مقامی نے مورخہ ۱۱؍فروری ۱۹۶۷ء بعد نماز ظہر مسجد مبارک میں حمیدہ بیگم صاحبہ بنت صوبیدار ملک غلام رسول صاحب ربوہ کے ہمراہ چار ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کے لئے بابرکت بنائے اور مثمر ثمرات حسنہ کرے۔ آمین۔

(محمد شفیق قیصر ایڈیٹر خالد ربوہ)

اعلان

مورخہ ۱۸؍فروری ۱۹۶۷ء بسلسلہ یوم مصلح موعودؓ دفتر الفضل میں بھی رخصت ہو گی اس لئے مورخہ ۱۹؍فروری ۱۹۶۷ء کا پرچہ شائع نہیں ہو گا۔

احباب کرام و ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔

(مینیجر الفضل)

رجسٹرڈ نمبر
ایل ۵۲۵۴